الحکم

قادیان دار الامن والامان ۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۵ھ مطابق ۹ ستمبر ۱۸۹۷ء

حضرت مولینا مولوی عبد الکریم صاحب کی پانچوین چٹھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد برادران - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مین درد دل سے خدا کے لئے چند باتین سناتا ہون بڑی توجہ سے سنئے - کئی روز سے بعض اطراف سے ایسی آوازین میرے کان مین آرہی ہین کہ مین اپنے تئین گنہگار سمجھون گا اگر ان مفاسد کی اصلاح کے لئے مقدور بھر کوشش نہ کرون - جسدن سے تصویر کا اشتہار ہوا ہے بعض طبائع مین کورانہ تقلید کی وجہ سے شورش پیدا ہوئی ہے اور بعض نے غلبہ اضطراب اور ضعف قلب کی وجہ سے اس آڑ مین پناہ لینا چاہی ہے گویا وہ مزید اطمینان کے لئے یا شرح صدر کے لئے اس پر نصوص شرعیہ مانگنا چاہتے ہین - اگرچہ مین خدا تعالے کا شکر کرتا ہون کہ ایسے لوگون مین ہماری احباب کی وہ پاک مخلص جماعت داخل نہین جنکی زبان پر بڑی صفائی سے یہ بات جاری رہتی ہے کہ **لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا** اور علم فضل فہم فراست اور ہر قسم کے ارادون اور تمناؤن کے رہزن عزل ان کی راہون سے دور ہوچکے اور وہ بالکلیہ اپنے امام ومقتدا کے اتباع مین کھوئے جاچکے ہین - مگر بعض کمزور دل بھی حق رکھتے ہین کہ ان کی ہمدردی کی جاوے شاید کوئی کسی حق بات کے سننے سے راہ پر آجاوے -

مین اس وقت موقعہ نہین دیکھتا کہ تصویر کی نسبت نقلی مباحث کی الجھیڑ مین پڑون - شاید اس کے لئے کسی اور وقت ضرورت اور موقعہ نکل آوے - مگر مین ایک عظیم الشان دلیل جس کے ذوق سے میرا سراپا مسرور ہے ایسی پاتا ہون کہ اس کے بعد ان کے لئے خصوصا جو کسی طرح حضرت اقدس کو امام زمان اور مؤید من اللہ مان چکے ہین اور دوسرون کے لئے بھی اگر وہ طبع سلیم رکھتے ہون اس سے زیادہ صاف اور قوی دلیل نہین ہوسکتی - اور وہ کیا ہے خود حضرت مؤید من اللہ مکلم اللہ مقرب اللہ کا عمل - اور حضرت حکم عدل کا فعل - ایک جلدباز عجز کی عادت نہ رکھنے والا جھٹ بول اٹھے گا کہ ہم جس کورانہ تقلید سے لوگون کو چھڑانا چاہتے اور اس پر انہین ملامت کرتے ہین اپنی جگہ اپنی باتون کے لئے پھر اسی کی تعلیم دیتے ہین - ایسا نہین - تھوڑی فکر کرنے سے یہ عقیدہ کھل جاتا ہے -

خدا تعالے کے کامل رسول خاتم النبیین نے (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کے کامل العلم کے بتانے سے مسیح موعود کا نام **حکم** رکھا ہے - اگر وہ ایسی الجھنون کو جنہین قوم کے علماء ودانشمند مدتون سرگردان رہے اور کوئی مخرج نہ پاسکے اور بیسیون مختلف اقوال نقل کرنے پر سارے علم وفضل کا مدار رکھا اور کوئی قول فیصل لکھ نہ سکے ہان اگر وہ حکم ایسی الجھنون کو نہ سلجھاوے اور ایک بین وقطعی فیصلہ کی راہ نہ دکھاوے تو

اُس نے رسول کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) کے رکھے ہوئے نام کی کیا عزت رکھی اور اُس کا سچا مصداق کیونکر ہوا۔ حَکَم کا لفظ بڑا عظیم الشان لفظ ہے اور حقیقت میں دانشمند کے لئے اس راہ میں ہر مشکل کے حل کرنے کی کلید ہے۔ سوال یہ ہے کہ وہ اختلاف اور نزاعیں کیا ہوسکتی ہیں جنکے لئے ضرور تھا کہ ایک حکم آتا۔ مادی اور ارضی نزاعیں اور اختلاف تو مقصود ہی نہیں اور نہ کوئی اسبات کا قائل ہوا ہے۔ تو پھر دینی اور ایمانی اختلاف ہی ہوے۔ مگر پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کتب مدونہ احادیث کے موجود ہوتے اور علماء سلف کی مجلدات فتاوے کے موجود ہوتے پھر اختلاف کیا اور حکم کیا۔ مگر یہ واقعہ ہے اور وقوع ہی اس کا شاہد عدل ہے کہ باوجود ان سب سامانوں کے اختلاف بھی ہے اور نزاع بھی ہے اور معًا یہ واقعہ حقہ بھی دوپہر کے آفتاب سے زیادہ روشن ہے کہ نبی اللہ خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وسلم) قطعی اور یقینی خبر دیچکے ہیں کہ مسیح موعود تم میں حکم عدل ہوکر آئے گا۔ اب اگر غور سے دیکھیں تو سارے سوالوں اور اعتراضوں کا ہدف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم عدل والی خبر ٹھیرتی ہے۔ اور درحقیقت اگر کسی کی تیز طبیعت ایسے سوالات اور اعتراضات پیدا کرنے کی جرأت کرسکتی ہے تو اس ناعاقبت اندیشی کی کرسکتی ہے جس نے خدا کے کامل رسول (علیہ افضل الصلوات والتسلیمات) کے منہ کی باتوں کا پاس کرنا اور ایسی شوخیوں سے ہراس کرنا نہ سیکھا ہو۔ اب بات صاف ہے کہ مخبر صادق (علیہ السلام والصلوٰۃ) نے امت کے لئے ایک حکم عدل کی خبر دی ہے۔ اور اس پیشگوئی کیوقت غالبًا یہ بھی جانتا تھا کہ قوم میں قرآن و حدیث تو ضرور ہی ہوگا پھر باوجود اسکے کہ یہ خبر بھی دی اور ضرور دی اور تمام امت بھی تسلیم کرچکی ہے تو اب خدا کے لئے اسمیں غور کرنی چاہیئے کہ وہ حکم بجز اس کے اور کیا کریگا کیا کرنا اس کا فرض منصبی ہے کہ متخالف اور متعارض اقوال اور انبار اقوال میں سے ایک کی نسبت قطعی فیصلہ کردے کہ حق و صدق اسی میں دائر ہے اور یوں اُمت مرحومہ کو صدیوں کی سرگردانیوں اور قیل یقال کے حیرت افزا گورکھ دھندے سے نجات دے۔ ہان یہ بات باقی رہجاتی ہے کہ اس حکم میں دوسرے علماء کی نسبت مزیت اور فضلیت کیا ہوسکتی ہے کہ اُسی کی بات کو مان لیا جاوے۔ اس کا جواب بڑا صاف اور تسلی بخش یہ ہے کہ وہ اپنی تائید میں آسمانی نشان رکھتا ہے اور مؤید من اللہ ہونے کے بین ثبوت اُس کے ہاتھ میں ہیں۔ اختلاف کی تہ بتہ تاریکیوں سے نکلنے کے لئے بجز اس کے اور کوئی راہ ہو ہی نہیں سکتی اور فطرت انسانی اضطرارًا اس امر کی مقتضی ہے کہ انسانی تمدنی عالم میں ایک ایسا مدار علیہ اور مشار الیہ انسان کامل ہو جو براہ راست راستی کے سرچشمہ ذات باری تعالے سے واسطہ و تعلق رکھتا ہو اس لئے کہ قانون قدرت نے ایسا چلایا نہیں کہ ہر فرد کی راے سچائی کی کھلی روشنی رکھتی اور خطا سے محفوظ ہو مگر ایک بین اور مبرہن اور معصوم راے اور مستقیم راہ کا ہونا ضروری اور انسانی فطرت کا مقتضا ہے سو حکم مؤید منصور کا ہونا قانون قدرت کا مقتضی اور تمام شرائع حقہ کا مدعا ہے ہمارے ہادی کامل خاتم النبیین (صلے اللہ علیہ وسلم) کا من جانب اللہ ہونے اور آپ کی نظر کے دور بین ہونے اور آپ کے مشن کے مطابق قانون قدرت اور صحیفہ فطرت ہونیکا یہ بڑا ثبوت ہے کہ آپ نے اس حکم عدل کی پیشگوئی سے مقتضیات فطرت کے سارے پہلوؤں کو پورا کردیا ہے۔ نظام ظاہری میں ہم ایسے افراد دیکھتے ہیں کہ اُن کی رائیں اور فیصلے بولکس میں نسبتًا بڑی وقعت سے دیکھے جاتے اور لاکھوں انسانوں کی قسمتوں کا مدار اُن ہی کی رایوں اور فیصلوں پر آٹھیرتا ہے

اُن کی اس مزیت اور ترجیح کے لئے قوم کے دانشمندوں کے نزدیک کوئی معیار تو ہے اسی طرح روحانی نظام میں خدا کی مشیت نے اقتضا فرمایا ہے کہ بعض افراد ایسے ہوں جو انسانی عقول اور آراء کی گھمسان لڑائی کیوقت جبکہ انسانی تمدن کی تباہی کا وقت قریب آگیا ہو ایک فلاح اور فوز کی راہ طیار کردیں اور طبائع وحدت ارادی سے بیچوں وچرا اس راہ پر قدم مارنے لگ جائیں اور بڑے بڑے انانیت کے پتلے اور کسی کے آگے سر نیچا نہ کرنے والے اور خود رائی پر اترانے والے بھی شرح صدر سے سر تسلیم خم کردیں۔ ہاں یہ امر غور طلب رہ جاتا ہے کہ ایک حکومت کا مدعی درحقیقت اس منصب کا حقدار اور مؤید من اللہ ہے بھی؟ یہ بات اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے ایک منکر یا مذہب کے نزدیک دھندلی ہو مگر مومن کے نزدیک تو مسلّم اور صاف ہے چونکہ میرا روے سخن اپنی قوم کیطرف ہے اور ان ہی کی قوت معرفت کی ترقی کے لئے میں نے قلم اُٹھایا ہے اس لئے میں ایسی طرز تحریر کو اختیار نہ کروں گا جو منکروں کے مقابل اختیار کی جاتی ہے ہاں اگر کوئی اس بحث کو دیکھنا چاہے تو کتاب ایام الصلح پڑھ لے۔ اُس میں حضرت مسیح موعود حکم عدل نے (ایدہ اللہ) بڑی عمدگی سے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ کیوں ایک منجانب اللہ شخص کا فیصلہ ہمعصر علماء کے مقابل ماننے کے قابل ہوتا ہے۔

غرض وہ لوگ جو ایک شخص کو حکم مان چکے ہیں وہ خدا کے فضل اور توفیق سے اس ایمان کے ساتھ ہزاروں حیران کرنے والی ظلمتوں سے نکل چکے اور نجات کے بلند سطح پر قدم لگا چکے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں قومی ترقی کی کلید آچکی ہے جسکی تلاش میں آج ساری قومیں قابل رحم سرگردانیاں کھینچ رہی ہیں اور سیکڑوں تدبیریں سوچتی اور زمینی منصوبوں اور مادی عقلوں سے کام لیکر نئی نئی ہدایتیں نکالتی ہیں مگر چونکہ خدا تعالیٰ کی سنت مستمرہ کے خلاف چلنے میں کوئی بات بنتی نہیں۔ تو اب ان لوگوں کا فرض کیا ہے جو ایک امام تائیدی کو

اُس کے پورے معنی مین تسلیم کر چکے ہین یہی کہ اس کی ہر حرکت ہر سکون ہر قول ہر فعل غرض اُس کی ہر ادا کے ساتھ اُنھین کلی صلح اور پوری موافقت ہو جاوے اور دل کے کسی گوشہ مین اُس کے کسی فیصلہ پر کوئی اعتراض اور نکتہ چینی باقی نہ رہے۔ اُس وقت ایک سرسبز زمانہ کے آنے کے آثار پیدا ہون گے اور وہ مبارک گھڑی نمودار ہوگی جس مین کوئی شخص فخر اور بجا فخر سے کہہ سکے گا **فاصبحتم بنعمتہ اخوانا** اسی ایمان کامل اور موافقت تامہ کی طرف اشارہ ہے حکیم کتاب کی اس آیت مین **فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما**۔ یعنی خلاصہ ان امور کا یہ ہے کہ مومن نہین ہو سکتے ہان تیرے رب کی قسم (اس مین اشارہ ہے کہ خدا نے اپنی مشیت اور ارادہ سے تیری خاص تربیت کی ہے اور تیری فطرت ہی اس قسم کی بنائی ہے کہ تو حکم عدل ہو اور تیرا فیصلہ حق و صدق اور فلاح کی راہ ہو اور دوسرے لوگ فطرتاً ایسے بنائے گئے ہین کہ تیری طرف رجوع کرین اس لئے کہ ربوبیت الٰہیہ نے ایسا ہی چاہا ہے) مومن ہو نہین سکتے جب تک اپنی ہر قسم کے اختلافی امور مین تجھے حکم نہ بنائین پھر (یعنی یہی کافی نہین کہ بس حکم مان لیا اور اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ کی الگ رکھی) تیرے قطعی فیصلہ سے کوئی گھبراہٹ اور تنگی اُن کے دل مین پیدا نہ ہو۔ یاد رہے حرج ایک قسم کی خطرناک گھاس ہوتی ہے جس کو کھا جانے سے اونٹ کے پیٹ مین مہلک درد پیدا ہوتا اور اُس کا پیٹ پھول جاتا ہے اور اُس کی وہ حالت ہوتی ہے جسے ہم سوال کہتے ہین۔ خدا کی بلاغت بھری کتاب مین جو اپنی زبان کے لحاظ سے بھی عظیم الشان معجزہ ہے اور جو عجیب مناسبت سے لغات کو استعمال کرتی ہے اس لفظ حرج کا لانا بتاتا ہے کہ خواہ نہ خواہ منہ سے مان لین اور چونکہ مرشد اور حکم مان چکے ہین اور گلو پڑا ڈھول بجانا ہے اس لئے رچیشم تو اقرار کر دے مگر اندر کراہت اور ناراضگی سے پیٹ پھول جاوے اور بالآخر انکار و ارتداد کی موت سے ہلاک ہو جاوے۔ اور (یہان تک تو روحانی حالت اور مخفی ارادون کا بیان ہے اور آگے اظہار عمل ہے جس پر تمدن کا مدار ہے) اُس کے مقابل سر تسلیم پوری طرح جھکا کر اُس پر عمل درآمد کرین۔

غرض یہ آیت قرآن کریم کی بڑا عظیم الشان سبق اور قابل اخذ گر ہے اُن لوگون کے لئے جو قومی ترقی کے دلدادہ ہین اور کسی ہادی اور اصول کی تلاش مین سرگردان ہو رہے ہین۔ یاد رکھو کبھی کوئی قوم قوم نہین بن سکتی جبتک اس مین وحدت کی روح نفخ نہ ہو جاوے اور وحدت پیدا ہو نہین سکتی جب تک گروہین وحدت ارادی سے ایک روحانی لیڈر کے آگے جھک نہ جائین۔ خصوصاً ایسی قوم کا متحد اور متفق ہونا جیسے مسلمان لیکن جو سیکڑون گروہون اور مذہبون اور مشربون کا مجموعہ ہین اور پھر ایسی صورت مین کہ ہر گروہ اپنے اپنے طریق و مشرب کی نسبت سخت متعصب اور حامی ہے اور حریف کی تکفیر و تفسیق سے ذرا بھی ہراس نہین رکھتا۔ ان کی ترقی کے لئے وہی پہلا اسوہ ہے اور وہی زینہ ہے اور کوئی راہ نہین ہرگز نہین۔ غلط ہین اور راہین اور باطل ہین اور سب تدابیرین جو اُس پہلے پاک نمونہ پر نہین۔ اگر کسی نیچری نے ایک پہلو اور خدا کی نگاہ مین ذلیل ترین پہلو لیا ہے تو دوسرے ہزارون اور حیات ابدی کے پہلوؤن سے چشم پوشی کی ہے اور اس لئے اپنے عبرت ناک انجام سے مادی دنیا اور پیرمان ملت کو کافی سبق دیا ہے کہ آخر دنیوی تدبیرون کا انجام ناکامی اور حسرت سے مرنا ہے۔ پہلا حال قوم کا اور پھر اُس اسوہ پر چلنے کے بعد کا کیا ہی عجیب طرح ان مختصر لفظون مین کتاب حکیم نے دکھایا ہے حقیقت مین حضرت ہادی اکمل خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے کی حالت اور آپ کے وجود باجود کی ضرورت اور آپ کی دعوت تبلیغی کی پوری کامیابی کا نقشہ کھینچ دیا ہے اور وہ یہ ہے **واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا**۔ اب بھی مسلمانون کی وہی حالت ہے۔ مسجدون کے نمازیون سے بھر جانے اور مسلمان کہلانے والون کی تعداد کثیر کسی کو دھوکے مین نہ ڈالے اور اس ظاہری نظارہ سے کوئی یہ بات کہنے کی جرأت نہ کرے کہ مسلمان بہت ہین اُن کا کچھ بھی بگڑا نہین اور کسی مصلح کی کوئی ضرورت نہین وہ بات جس سے قوم قوم بنتی ہے اور قوم بننے کی جان ہے وہ کہان ہے۔ کوئی کسی رنگ مین ادا کرے اور کوئی کسی طرح اظہار کرے اس بات کا رونا اور جھینک تو سب کو ہے کہ قوم مین کچھ بھی نہین رہا۔ مین کہتا ہون اور حقیقت اور حق کی کہتا ہون اور بظاہر اُسی لہجہ مین کہتا ہون جس طرح اور اصلاح چاہنے والے کہتے ہین کہ قوم مین تقوی و طہارت اور خدا کی صفات پر ایمان بہت کم ہو گیا الا ماشاء اللہ اور خدا نے قوم بننے اور نصرت و تائید کرنے کا ایک ہی قاعدہ بتایا ہے اور وہ **تقوی** ہے اور یہ عظیم الشان بات نہین حاصل ہو سکتی جب تک ایک شخص کو جو خدا کے ہاتھ سے پاک کیا گیا اور **روح قدس** نے اُسے چھوا ہے امام اور نمونہ تسلیم نہ کیا جاوے۔ خدا کا شکر ہے کہ قوم کی اصلاح کے دن آ گئے ہین اور وہ شخص آ گیا ہے جس کا علم و عمل قومی اجتماع کی روح رواں ہے کاش دردمند دل والے غور کرین اور کسی کی تلاش کی گدگدی دل مین محسوس کرنے والے اُٹھین اور ڈھونڈین۔ مین مبارک دیتا ہون اُن سعیدون کو جنکی

ہوئین امام زمان مصلح دوران کی محبت ہین منحصر کی گئی ہین اور ان کو بھی جنہین اس راستی کی کچھہ بھی پہچان ملی ہے - مگر مین بار بار یہی کہون گا کہ شرط استقامت یہی ہے اور خدا کی خوشنودی اسی مین ہے کہ ایمان مین اپنے تئین قرآن کریم کی اُس آیۃ کے مصداق بنائین اور اس کی سب باتون کو روح اور راستی سے قبول کرین اور اس علم حق کے مقابل اپنے علم خشک کی پگڑیان اتار دین - جیسے ایک شخص کے مُنہ سے سنا اور مین خیال کرسکتا ہون کہ اور بھی اس کے مثیل ہون گے وہ کہہ رہے تھے کہ ہماری تحقیقات حضرت اقدس کی تحقیقات سے بعض امور مین الگ ہے اور ہم اُنھین امور مین ان کی اتباع کے لئے مکلف ہین جن کی نسبت وہ دعوی کرین کہ الہام الٰہی سے لکھے گئے ہین - مین ایسے دل کا آدمی ہون کہ میری روح ایسی تفریق و تقسیم سے ان امور مین کوسون بھاگتی ہے - میری روح جس اتباع سے لذت اُٹھاتی ہے وہ حضرت ابن عمر کا اتباع ہے جو اُنھون نے اُس ٹھوکر تک کی پیروی کو بھی نہ چھوڑا - علاوہ بران وہ محل جس مین یہ تفریق و تقسیم صورت پکڑتی ہے غور کے قابل ہے - خدا نے انسان کے جوف مین دو قلب پیدا نہین کئے ایک دل مین اپنی علمیت و نعلی پر بھی ناز اور افتخار ہو اور ایک اور شاہد ہمہ حسن کا دلدادہ اور اسمین بکلی فنا شدہ بھی ہو یہ دو ضدین ہین جو جمع نہین ہوسکتین یا کم سے کم میرے جیسا دل اسے سمجھہ نہین سکتا - میرا خیال ہے کہ ایک شخص کی نسبت باوجود تسلیم کرنے اس کی بہت سی خوبیون کے اس کی ذرا سی کمزوری کا دھیان دل مین رکھو یا اپنے دل کو اس سے کسی ایک بات مین اختلاف کرنے کی حیثیت دو تو وہ خفیف سا نقطہ پھیلتے پھیلتے آخر سارے دل پر برص کے مرض کی طرح محیط ہوجائے گا **ونعوذ باللہ منہا** - مین ان امور مین خود صاحب تجربہ ہون مین ۹۳ء تک بہت سے امور مین حضرت **امام زمان** سے اختلاف کرتا اور اکڑ بیٹھتا تھا اور اسے طبیعت کی آزادی اور دلیری اور قوت تحقیق پر محمول کرتا تھا اور حقیقت مین وجہ یہ تھی کہ اس سے قبل مجھے حضرت کی خدمت مین اکثر دوستون کی طرح بہت کم بیٹھنا ملا تھا اور نہ مجھے ان علوم حقہ پر اطلاع تھی جو خدا نے اپنے برگزیدہ کو عطا فرمائے تھے - مگر اس کے بعد جو توفیق الٰہی نے مجھے مہینون اور سالون حضور اقدس کے آستانہ کی ملازمت کا شرف بخشا اور میرا سینہ ان انوار و علوم حقہ سے بھرا جو صرف آسمان ہی سے اُترتے اور کسی جتراتی اور زبان درازی اور مادی تجویزون سے حل نہین ہوسکتے تو اب میرا یہ حال ہے کہ مین بحمد اللہ اطمینان قلب اور شرح صدر سے آپ کی ہر ادا سے اپنے دل کو پورا مصلح اور موافق پاتا ہون اور مین پوری بصیرت سے صاف صاف یہ بات کہتا ہون کہ کبھی فتنہ اور ٹھوکر سے مطمئن نہ بیٹھے وہ شخص جسے یہ رتبہ اور توفیق نہین ملی اگرچہ با این ہمہ ہر نماز مین کئی دفعہ اس آیۃ کو پڑھتا ہون ربنا لا تزغ **قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب ٥**

مین نے بہت دفعہ اپنے آپ مین سوچا ہے اور آخر میرے دل نے مجھے یقین دلایا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو مان کر مجھے وہ لذت ملی ہے جو ایک واقعی اور لابدی شے کے حصول سے حاجت مند انسان کو ملتی ہے - اس لئے کہ میرا یقین ہے کہ جیسے ضروریات بقائے نوع مثلاً غذا ہوا روشنی پانی وغیرہا انسان کے لئے ضروری ہین اور ان کے عدم و وجود دونون صورتون مین انسان ایک کھلا فرق پاتا ہے ایسا ہی ایمان بھی بقائے روح اور اطمینان روح اور سکینت روح کے لئے ضروری شے ہے اور ایک سلیم اور زندہ روح کو اس کے عدم و وجود مین فرق محسوس ہونا چاہیئے - یا بلفظ دیگر مین کہہ سکتا ہون کہ مقتضا ایک تکیہ گاہ اور سہارا ہے اور ہر شخص اگر کوئی سہارا اور اُمید گاہ اور حاجت پوری کرنے والا شفیق رکھتا ہے تو وہ اُس سہارے اور اُمید کی لذت کو محسوس کرسکتا ہے مین پڑھنے اور لکھنے بسا اوقات تھک جاتا ہون اور میری کمر مین ایک کوفت سی محسوس ہونے لگتی ہے تو پیٹھہ کو کرسی کا سہارا دلاتا ہون اور یون ایک آدھ منٹ مین کوفت رفع ہوجاتی ہے - مین کہتا ہون کہ جسطرح پیٹھہ نے سہارے کو واقعی محسوس کیا اور حقیقۃً آرام پایا کیا اسی طرح ہماری روحین محسوس کرتی ہین کہ ہماری دل اور لذیذ اعتقاد کی تکیہ گاہ **امام زمان** ہے اور اس سہارے کو محسوس کرکے واقعی طمانینت اور سکینت انھین حاصل ہوگئی ہے - اگر یہ ہے تو مبارک ورنہ ایمان کی اور زندہ ایمان کی فکر کرنی چاہیئے - مردہ ایمان اور مذبذب ایمان اور ظلمتون کے تحت الثری مین گرا ہوا ایمان کیا نفع پہنچا سکتا ہے - بالفعل اس بارہ مین اتنے پر اکتفا کرتا ہون خدا کرے کہ میرے سب دوست لذیذ ایمان سے بہرہ مند ہون اور ہم سب کو حضرت **امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام** کے اتباع کی پوری توفیق ملے -

ایک اور عجیب بات بھائیون کو سناتا ہون جو اگرچہ ایک معنی مین پرانی ہے مگر لذت مین نئی اور ایمان کے بڑھانے مین بالکل نئی ہے چند روز ہوئے بریلی سے ایک شخص نے حضرت کی خدمت مین لکھا کیا آپ وہی مسیح موعود ہین جسکی نسبت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے احادیث مین خبر دی ہے خدا تعالی کی قسم کھا کر آپ اس کا جواب لکھین - جیسے معمولاً رسالہ تریاق القلوب سے دو ایک ایسے فقرے جو اس کا کافی جواب ہوسکتے تھے لکھدئے - وہ شخص اس پر قانع نہوا اور پھر مجھے مخاطب کرکے لکھا کہ مین چاہتا ہون کہ حضرت مرزا صاحب خود اپنے قلم سے لکھین

کہ آیا وہ وہی **مسیح موعود** ہین جن کا ذکر احادیث اور قرآن شریف مین ہے
مینے شام کی نماز کے بعد دوات قلم اور کاغذ حضرت کے آگے رکھدیا اور عرض کیا کہ ایک حلفیہ لکھتا ہے حضرت نے عزرا کاغذ ہاتھ مین لیا اور یہ چند سطرین لکھدین۔

دو مینے پہلے بھی اس اقرار مفصل ذیل کو اپنی کتابون مین قسم کے ساتھ لوگون پر ظاہر کیا ہے اور اب بھی اس پرچہ مین اُس خدا تعالی کی قسم کھاکر لکھتا ہون جس کے قبضہ مین میری جان ہے کہ

مین وہی مسیح موعود ہون

جس کی خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث صحیحہ مین دی ہے جو

صحیح بخاری اور **صحیح مسلم**

اور دوسری صحاح مین درج ہین۔"

وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا

الراقم مرزا غلام احمد عفا اللہ عنہ وایدہ ۷ راگست ۹۹ء

اس ذکر سے میری دو غرضین ہین ایک یہ کہ اپنی جماعت کا ایمان بڑہے اور اُنھین وہی ذوق اور سرور حاصل ہو جو یہان کے خوش قسمت حاضرین کو اُس گھڑی حاصل ہوا اور اُنھون نے سچے دل سے اعتراف کیا کہ اُن کو نیا ایمان ملا ہے اور دوسرے یہ کہ منکرین اور بدظن اس علی بصیرۃ قسم مین ٹھنڈے دل سے غور کرین اور سوچین کہ متعمد کذاب اور مفتری مختلق کی یہ شان اور اُسے یہ جرأت ہو سکتی ہے کہ ذو الجلال خدا کی ایسی اور اسطرح اور ایسے مجمع مین قسم کھائے۔ اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! بڑا بدکار اور بڑا ہی نابہنجار ہے وہ جو خدا پر افترا کرتا اور جلد نحث جانے کے لائق ہے وہ ظالم جو اپنے دل سے باتین بناتا اور خدا کی طرف اُنھین منسوب کرتا ہے اور سخت ہی ظالم اور بدکار ہے وہ بھی جو حق بین کی تکذیب کرتا ہے اور نشانات دیکھکر اور کئی مرتبہ تصدیق کر کر اور علی رؤ الاشہاد شہادت دیکر اور ایک وقت کے لئے اُس حق کی خاطر ملامتون کا نشانہ بن کر پھر نفس شریر کے کہنے سے اُس کا انکار کرتا آپ ہلاک ہوتا اور دوسرون کو نارسعیر کی راہ دکھاتا ہی۔

برادران اس اقرار سے اور ہر سوال سے وہ سنت پوری ہوئی جو ایک شخص نے ہادے کامل (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بھی ایسی ہی قسم دیکر پوچھا تھا کہ آپ رسول اللہ ہین الخ - میرا تو دل کانپ اُٹھتا ہے جب مین تصور کرتا ہون کہ ایسے قلوب بھی ہین جو اس کپکپا دینے والے اظہار پر بھی التفات نہین کرتے اور کاذب کاذب کہے جاتے ہین۔

مین سچے یقین سے پکار کر کہتا ہون اور ایک عالم کو اس پر گواہ کرتا ہون کہ ایک کاذب مفتری کی یہ شان ہرگز ہرگز نہین ہو سکتی۔ اے مسلمانون کی اولاد۔ اے وہ لوگو جن کے پاس خدا کی ستون کا علم آگیا ہے اور جو خدا تعالی کے فرستادون کے لب ولہجہ سے آشنا ہو چکے ہین اسکو غور سے پڑھو اور خدا سے ڈرو اور قبل اس کے کہ خدا کی گرفت کا دن آجاے اور نامہ اعمال سامنے رکھے جایئن تلافی ما فات کرلو۔ اے تفرقہ پرداز الہام کے مدعی اگر تجھ مین واقعی جسارت ہی اور تو علی بصیرۃ بولتا ہے تو نقاب سے منہ باہر کر اور برقع پرے پھینک دے اور گھر کے آنگن سے پاؤن باہر نکال اور پست آواز اور چلمن کے پیچھے کی رنگ آرائی چھوڑ اور مردانہ وار میدان مین نکل اور ایسا ہی اور ان لفظون مین دعوے کر اور حضرت خلیفۃ اللہ الرحمن مسیح موعود اور مہدی مسعود کی علانیہ صاف لفظون مین تکذیب کر پھر دیکھ خدا کس کی طرف ہوتا ہے

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ

ان سب باتون کے بعد مینے ضروری سمجھا کہ بھائیون کو اُن تازہ مبشر الہامات سے آگاہ کرون جو گذشتہ ہفتہ حضرت مکلم اللہ پر نازل ہوئے - ۲۷ راگست ۹ بجے دن کے "خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھا دے اور تیرے نام کی خوب چمک آفاق مین دکھاوے۔" پھر ۲۷ راگست چار بجے بعد دوپہر - "آسمان سے کئی تخت اُترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔" پھر ۲۹ راگست کو خدا کا کلام یون اُترا - "دشمنون سے ملاقات کرتے وقت ملائکہ نے تیری مدد کی"۔ پھر ۳۰ راگست کو خدا نے اپنے برگزیدہ کو یون بشارت دی ہے "رحمت الٰہی کے چھلکے سامان"۔

اسی تاریخ کو رؤیا مین حضرت اقدس نے نبض پر ہاتھ رکھکر کہا کہ اس سے ذلت کی آواز آتی ہے یا نصرت کی - تو نبض سے نصرت کی آواز آئی۔

اب یہ تو خدا کی باتین اور اُس کے کلمات ہین یا اقلاً یہ کہ ہم تحدی سے دعوے کرتے ہین کہ یہ خدا کے مبشر وعدے ہین اور یقینا خداوند کریم ان کو اپنے اپنے وقت پر پورا کرے گا۔ سوا سے مخالفو۔ لاہور مین ہو تو - اور امرتسر مین ہو تو۔ اور اے وہ جو ٹڈی کی طرح ادھر ادھر منتشر ہو اور کوئی خیر تمھارے ہاتھ سے سرزد نہین ہوتی اور اے گدی نشین صوفیو اور فقیرو جہان کہین ہو اکیلے اکیلے اور مل کر دعائین کرو اور ان مبشرات کی نظیر اپنے لیے تم بھی لاؤ اور یاد رکھو ہرگز ہرگز نہ لاسکوگے کیونکہ اگر کوئی تم مین سے راستباز کے مقابل ایسی جرأت کریگا تو غیور خدا اُسے شرمندہ کرے گا اور اُن کے دعوون کے خلاف ظاہر کرکے اُسکو اسی عالم مین نیچا دکھائے گا اور نہین تو اے حاسدو حضرت **امام زمان** کے ان مبشر **الہامات** کے خلاف تم وعیدی الہامات شائع کردو - کوئی تو مردی کا کام دکھاؤ۔

الہٰی اے رحمٰن رحیم خدا قوم کو فہم عطا کر کہ اپنی ذلیل حالت کو سمجھین اور اُس وسیلہ کو شناخت کرین جو اس عالم مین ہر قسم کی خیر وبرکت کا ایک ہی وسیلہ ہے آمین۔

آپ کا عاجز دوست
عبد الکریم سیالکوٹی۔

اشتہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ اللہ العلی العظیم
ونصلی علی رسولہ الکریم

دوستو اک نظر خدا کے لئے

مسیح موعود کے جان نثار خادم۔ حضور ممدوح ایدہ اللہ کے مقاصد سے واقف۔ دینی ضرورتوں کے مہیا کرنے کی پیاس رکھنے والی قوم۔ پھر مین ناحق کا دردسر اُٹھاکر قصہ کو لمبا کرون زمانہ کے معروف چکنے چپڑے فقرے لکھون کیا حاصل صاف اور سیدھی بات کہے دیتا ہون کہ

مدرسہ تعلیم الاسلام

کو آپ کی ہمدردی کی سخت ضرورت ہے۔ ممکن ہے کہ اب تک بعض کو معلوم نہو کہ مدرسہ کا خرچ کہانتک بڑھگیا ہے اور یہی وجہ اُن کی بے التفاتی کی ہو۔ سو سُن لو۔ یکم اگست سے مدرسہ کا ماہوار خرچ ماٰلعہ۹ ہوگیا ہے۔ علاوہ ماسٹر شیر علی صاحب بی اے کے ایک لائق ٹرینڈ انڈر گریجوایٹ سکنڈ ماسٹر منگوایا گیا ہے۔ ان سب پر بورڈنگ ہوس بانے کے لئے روپیہ درکار ہے اس لیے کہ طلبار مدرسہ کی ترقی کی تعداد قطعاً اسی پر موقوف ہے

وائمی چندہ دینے والے مقرر رقم مین کچھ اضافہ کرین۔ غافل ہوشیار ہوجائین۔ اور خدا کے لئے آفات کی تلافی کرین اور مقدور والے اچھی یکمشت رقمون سے اعانت کرکے اجر لین۔ والسلام

المشتہر عبدالکریم سیالکوٹی

منجانب سکرٹری مدرسہ تعلیم الاسلام

تضمین جمالی

برغزل امام علیہ السلام

احمد مرسل کہ آمد صاحب خلق عظیم
ہم قسیم ست وجسیم ست ونسیم ست ووسیم
کس نیارد گفتنش کو ہست حادث یا قدیم
شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچنان از خود جدا شد کز میان اُفتاد میم

باہمہ مشغولی اشغال تعلیم وودواد
باہمہ مصروفی فیض وہدیٰ ودین وداد
عاشق حق بود و در عشقش بجوش انقیاد
زان نمط شد محو دلبر کز کمال اتحاد
پیکر او شد سراسر صورت رب رحیم

بارک اللہ جلوۂ حسن تو اے روحی فداک
لوحش اللہ خوبی نور تو اے قلبی ہواک
میکشد دل را و جان را حسن روے تابناک
بوئے محبوب حقیقی می دمد زان روی پاک
ذات حقانی صفاتش مظہر ذات قدیم

گرچہ دارند ابلہان در اعتقادم قیل وقال
گرچہ نادانان بجوو بندند صدگونہ خیال
غافلان را اگرچہ باشد گونہ گونہ احتمال
گرچہ منسوبم کند کس سوئے الحاد وضلال
چون دل احمد نمی بینم دگر عرش عظیم

اہل دنیا را طلب در نان و آب آمد بکار
اہل دین دارند برزہد و ورع دار ومدار
ہر دو از عشق محمد غافلند اے ہوشیار
منت ایزد را کہ من بر رغم اہل روزگار
صد بلا را میخرم از ذوق آن عین النعیم

گر دطعن طاعنان جان ودلم را چاک چاک
غاویان با ما دہان دارند چون مہر وتپاک
گرچہ من ہستم بعشق احمدی اندوہناک
از عنایات خدا واز فضل آن داد ار پاک
دشمن فرعونیانم بہر عشق آن کلیم

نازم الطاف خدا را کز وہ نام ونشان
میرم احسان خدا را کز کمال جسم وجان
برگزیدہ کرد ذاتش از ہمہ اہل جہان
آن مقام ورتبت خاصش کہ بر شد عیان
گفتمی گردیدمے طبعی درین راہ سلیم

من نمیخواہم کہ گنج ودولت وملکم بود
من نمیخواہم کہ درین عزت وجاہم شود
من ہمیخواہم ہمیخواہم ز خلاق صمد
در رہ عشق محمد این سر وجانم رود
این تمنا این دعا این در دلم عزم صمیم

مخمس

حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہان پوری

مسلمانون کو کہتے کس لئے ناحق بُرا تم ہو
ڈرو اللہ سے کس خوئے بد مین مبتلا تم ہو
ابھی سے اس قدر کس واسطے ہم سے خفا تم ہو
سمجھ لو پہلے اتنا بر سر حق ہم ہین یا تم ہو
یون ہی تکفیر مین سرگرم کیون بیفائدہ تم ہو

خلائق سے نہین ہے شرم خالق سے تو شرماؤ
کرو تا مصطفی کو ترک ہٹ دھرمی سے باز آؤ
کہین ایسا نہ ہو پل کر کف افسوس پچھتاؤ
یہ کس پر کفر کا لکھتے ہو فتویٰ کچھ تو فرماؤ
یہ کس کے واسطے سوچو تو سرگرم جفا تم ہو

محبت جو کہ رکھتے ہین کلام پاک سبحان سے
تعشق ہے دلون کو جنکے شاہنشاہ ذیشان سے
رہا کرتے ہین فکر دین مین جو ہر وقت قرآن سے
فدا ہین جو رہ اسلام مین ہر دم دل وجان سے
اُنھین کو ہائے بے ایمان کہتے برملا تم ہو

نہین ہوتے ہین لوگ آیات قرآن دیکھکر قائل
دلون سے آہ کیسا نور ایمان ہوگیا زائل
جہالت سے لبون پر رہتی ہے تقریر لاطائل
کلام حق سے روگردان بیان خلق پر مائل
تمھین انصاف سے کہدو کہ ایسے ہم ہین یا تم ہو

کہو تو کس سے سیکھا تم نے نیکوں کو برا کہنا
کسی کو نا سزا کہنا کسی کو نا روا کہنا
بنانا خوب ہٹ دھرمی کو تم نے واہ کیا کہنا
مگر اب مان لو اتنا مرا بہر خدا کہنا
ابھی انصاف کی جانب بھی مائل اک ذرا تم ہو

جو شوق اتباع سید ابرار ہے تم کو
تو موت حضرت عیسیٰ سے کیوں انکار ہے تم کو
یہ کیوں ہے اسقدر ضد کس لئے تکرار ہے تم کو
یہ کیسے امر حق کے ماننے میں عار ہے تم کو
ہم اہل سنت ہیں کہنے کو یہ گفتار ما تم ہو

رسول حق سے جب کم ہیں صفات حضرت عیسیٰ
نہیں افضل جب آنحضرت سے ذات حضرت عیسیٰ
بھلا تسلیم ہو پھر کیوں حیات حضرت عیسیٰ
ہوئی قرآن سے ثابت وفات حضرت عیسیٰ
کہو اب پیرو فرمان خالق ہم ہیں یا تم ہو

نزول انکا جو تم سمجھے ہوئے ہو تمکو دھوکا ہے
یہ سوچو تو ہوا جو فوت وہ واپس بھی آیا ہے
احادیث نبی میں بھی یہی مرقوم ہر جا ہے
کلام اللہ میں بھی فوت ہونا انکا لکھا ہے
نہ واقف ہو گئے اس سے ایسے واقف بھی کیا تم ہو

جو آیا اس جہاں میں اسکو لازم موت آنی ہے
یہ ثابت ہو گیا آنا ہی جانے کی نشانی ہے
نہیں منکر کوئی ہر شخص نے یہ بات مانی ہے
مسلم ہو گیا یہ مسئلہ انسان فانی ہے
سمجھتے ہو نہ اس کو نا سمجھ ایسے بھی کیا تم ہو

کوئی کل ہو گیا رخصت کسی کی آج ہے باری
کسی کی آج ہے نوبت کسی کی کل ہے تیاری
غرض سب پر یونہی ہو جائیگی اک دن فنا طاری
سمجھ لینے میں پھر اس بات کے ہے کیوں یہ دشواری
خدا کے فضل سے جب صاحب ذہن رسا تم ہو

نہ اب جو لوگ ہٹ دھرمی سے باز آئیں گے
کف افسوس مل مل کر بہت آنسو بہائیں گے
جو ان کے منتظر ہیں یاد رکھیں منہ کی کھائیں گے
کہاں ہیں حضرت عیسیٰ جو اب تشریف لائیں گے
عبث اس قصۂ باطل پہ کیوں ایسے فدا تم ہو

یہی قول رسول اللہ بھی لکھا ہوا پایا
یہی قرآن میں خالق نے بھی ارشاد فرمایا
درست اس کا عقیدہ کب ہوا جو اسمیں شک لایا
ہوا جو فوت دنیا میں وہ پھر واپس نہیں آیا
اسے تو مدتوں سے دیکھتے صبح و مسا تم ہو

نہ ہوں اس قصۂ باطل سے سو جن خشمگین کیونکر
یہ باتیں مانکر کھو دیں کوئی ایمان و دین کیونکر
مسلمان ہیں ہمیں ہوں ان فسانوں سے یقین کیونکر
بھلا آئیں گے عیسیٰ بعد ختم المرسلین کیونکر
بتاؤ تو یہی اس وہم میں کیوں مبتلا تم ہو

علاج درد پنہاں و عیاں ہیں میرزا صاحب
شفا بخشندۂ آزار جاں ہیں میرزا صاحب
خدا کے مرسل باعز و شان ہیں میرزا صاحب
امام الوقت مہدی زمان ہیں میرزا صاحب
معاذ اللہ معاذ اللہ انھیں کہتے برا تم ہو

بنایا ہے خدا نے انکو مورد لطف بے حد کا
ہوا ہے بول بالا انکے باعث دین احمد کا
بڑا ہے مرتبہ نزد خدا ان کے مؤید کا
یہی ہیں وہ زمانہ منتظر تھا جنکی آمد کا
یہی ہیں وہ یہی ہیں اب بدل انپر فدا تم ہو

یہی ہیں مدتوں سے تکتے تھے سب راستہ جن کا
یہی ہیں قبل بعثت بھی زمانہ تھا فدا جن کا
یہی ہیں وہ ہوا کرتا تھا چرچا جابجا جن کا
یہی ہیں ذکر فرماتے تھے شاہ دوسرا جن کا
یہی ہیں وہ یہی ہیں طالب عفو خطا تم ہو

حق آگاہ و امین و متقی و مرسل رحمان
شفیق و غمگسار و باعث تسکین غمناکان
غلام احمد ختم الرسل شاہنشہ ذی شان
امام الوقت و مہدی زمان و عیسیٰ دوران
یہی ہیں ہاں یہی ہیں شک میں اب کیوں مبتلا تم ہو

یہی ہیں وہ یہی ہیں جنسے اعدا عالم میں سب عاجز
فصیحان عجم عاجز بلیغان عرب عاجز
کسی سے یہ زمانہ میں ہوئی گو قوت کب عاجز
مخالف ہوتے جاتے ہیں انھیں سے روز و شب عاجز
یہی ہیں آج جنکا شور سنتے جابجا تم ہو

یہی ہیں وہ لقب جنکا ہے مہدی کرم گستر
مصدق ہیں انھیں کے قول کے اقوال پیغمبر
کلام اللہ بھی کرتا ہے تائید ان کی سرتاسر
شہادت دے چکے ہیں مہر و مہ بھی انکی حجت پر
بتاؤ چاہتے اب کیا ثبوت اس کے سوا تم ہو

خدا کیواسطے باز آؤ اب شیخی و نخوت سے
کرو اس ضد کو تم فی الفور دور اپنی طبیعت سے
دل اپنا صاف کر لو مرسل حق کی کدورت سے
نصیحت کر رہا ہوں میں نہایت جوش الفت سے
نہیں منظور مجکو سر گروہ اشقیا تم ہو

یہ حکم امت کو صادر کر گئے ہیں سرور امت
کہ جس کے سامنے ہوں جلوہ گر مہدی با عظمت
سلام ان کو ہمارا بھی وہ پہنچا کر بصد شفقت
ادب سے پھر کریں یہ عرض خود ان سے کہ حضرت
ہمارے رہنما تم ہو ہمارے پیشوا تم ہو

بیان ہو ہائے کیا طوفان بحر کفر کی حالت
جھکولے دے رہی ہے ہر طرف سے موج پر آفت
بچاؤ ڈوبنے سے اسکو ہے کون ایسا با ہمت
تلاطم میں پڑی ہے کشتی دین شہ امت
مسیح وقت اس کے ناخدا بہر خدا تم ہو

اگر یہ چاہتے ہو خوش ہو تم سے خالق اکبر
تو ہے ہر وقت لازم پیروی قول پیغمبر
مٹا کر دل سے نقش اتباع نفس سرتاسر
کرو بیعت امام الوقت کے دست مبارک پر
اگر پابند فرمان محمد مصطفیٰ تم ہو

خدا ہے بخشنے والا اگر تم اب بھی باز آؤ
نہ مایوس اتنے ہو لا تقنطو کو یاد فرماؤ
نصیحت ہے یہی مختار کی اس کو بجا لاؤ
اور انکے ساتھ پیچھے پیچھے مہدی کے چلے جاؤ
جو ڈھونڈا چاہتے جنت کا سیدھا راستہ تم ہو

ذیل کا اشتہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم سے

شائع کیا جاتا ہے امید ہے کہ بہت جلد توجہ کی جائے گی۔ (ایڈیٹر)

ضرورت تعمیر مکان

ہمارے ناظرین کو معلوم ہے کہ صاحبزادہ پیر سراج الحق جمالی نعمانی سرساوی ہجرت کرکے دار الامان میں حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن کے آستانہ علیا پر ہمیشہ کے لئے آگئے ہیں اور عنقریب وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ارشاد کے موافق بعض ضروری دینی خدمات کے سرانجام دینے کے لئے ایک لمبا سفر کرنے والے ہیں۔

حضرت اقدس امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام نے تجویز کی ہے کہ اس سے پیشتر کہ صاحبزادہ صاحب اپنے مقررہ سفر کے لئے روانہ ہوں ان کے اہل و عیال کے رہنے کے لئے ایک مختصر سا مکان باہمی چندہ سے طیار کرا دیا جاوے اور خود حضرت اقدس اور حضرت ام المومنین نے اس کار خیر میں سبقت فرمائی ہے جیسا کہ فہرست چندہ سے معلوم ہوگا۔ لہذا بتعمیل ارشاد حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کے مخلص احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ حسب استطاعت اس چندہ میں شریک ہوں۔ کل روپیہ اس تعمیر مکان کے متعلق حضرت میر ناصر نواب صاحب مہتمم کی خدمت میں بھیجا جاوے جس کی رسید بذریعہ اخبار شائع ہوتی رہیگی اب ذیل میں ان احباب کے نام درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے اس مکان کی تعمیر کے لئے چندہ دیا ہے۔

حضرت اقدس امام الزمان	للعہ
حضرت ام المومنین۔	صہ
حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب۔ کسیقدر کڑی	
حافظ غلام محی الدین صاحب	۱ر
منشی محمد [illegible] صاحب	۸ر
مولوی [illegible] مدرس [illegible]	۲ر
مرزا اسمعیل بیگ [illegible]	۲ر
پیر منظور محمد صاحب	عہ
غلام محمد صاحب طالب العلم	۲ر
قاضی سید امیر حسین صاحب	۴ر
حضرت میر ناصر نواب صاحب	عا
محمد اکبر خان صاحب سنوری	۴ر
یار محمد صاحب	۸ر
شیخ محمد اسمعیل صاحب	۸ر
حاجی فضل حسین صاحب شاہجہانپوری	عہ
مولوی محمد علی صاحب ایم اے	عہ
متفرق معرفت میر ناصر نواب صاحب	۱۰ر
ماسٹر شیر علی صاحب بی اے	عہ
شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر	۸ر
پیر سراج الحق صاحب	صہ
عبد الرؤف صاحب	۱۶ر
منشی کرم علی صاحب شنگ ساز	۸ر
شیخ نذر محمد صاحب	عہ

(ایڈیٹر)

تریاق القلوب

اکثر احباب تریاق القلوب کے متعلق استفسار کرتے ہیں کہ وہ اب تک شائع ہوا یا نہیں؟ جوابا اطلاع دیتے ہیں کہ تریاق القلوب قریبا ۶۴ صفحہ تک چھپ چکا ہے اور ابھی معلوم نہیں کہ کب تک طیار ہو سردست وہی چھپ رہا ہے اشاعت پر اطلاع دیجاوے گی۔

گوڑگانوہ والا مقدمہ

یہ خبر ہم سنا چکے ہیں کہ مندرجہ بالا مقدمہ خارج ہوچکا ہے اس دعوی کی بنیاد وہ اشتہار تھا جو (ایک ہزار روپیہ انعام) کے عنوان سے پادریوں پر حجت پوری کرنے کی غرض سے شائع ہوا تھا۔ **اصغر حسین** نام ایک مولوی نے اپنے آپکو عیسائی قرار دیکر دعوی کیا تھا کہ چونکہ میں سب رسولوں کا ماننے والا ہوں اور مسیح علیہ السلام کو بھی مانتا ہوں اس لئے میں عیسائی ہوں۔ اس پر بعض نا فہم کوتاہ اندیش اور قبل از مرگ واویلا کرنے والے متعصب اخبارات نے عجیب عجیب قسم کے بیہودہ سر و پا ریمارک کئے آخر خدا کا راستباز کامیاب ہوا۔ اور خدا تعالی کی سنت سے ناواقف نادان شرمندہ ہوئے۔ اس مقدمہ کی پیروی ہمارے مہربان مولوی **محمد علی** صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی۔ اور مرزا خدا بخش صاحب اور مرزا فضل بیگ صاحب مختار قصوری کر رہے تھے جس اخلاص اور کوشش کے ساتھ انہوں نے اس مقدمہ کی پیروی کی ہے اللہ تعالی ان کو جزائے خیر دے بیشک مندرجہ بالا احباب کی مساعی جمیلہ قابل نمونہ ہیں

معزز ناظرین!

آپ کو معلوم ہے کہ اخبار الحکم کا مالی سال آخر اکتوبر ۱۸۹۹ء کو ختم ہوگا جس میں اب صرف ڈیڑھ مہینہ ہی رہ گیا ہے۔ لہذا اپنے اپنے حساب بیباق کی طرف توجہ فرماویں۔ خصوصا وہ احباب نظر عنایت کریں جنہوں نے جون ۱۸۹۷ء سے لے کر آجتک قیمت اخبار میں ایک حبہ تک نہیں دیا باوجودیکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کی سرد مہریوں سے زیر بار بھی ہونا پڑتا ہے۔ قومی اخبار قومی مقاصد کی تکمیل کے لئے پورے طور پر اس وقت میں کامیاب ہوگا جب قوم متوجہ ہو۔ امید ہے کہ ناظرین توجہ کرینگے

خان بہادر سید فتح علی شاہ صاحب ڈپٹی کلکٹر

نے ایک رجسٹرڈ خط حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے نام بجواب اس خط کے جو ۴ر جولائی ۱۸۹۹ء کے الحکم میں شائع ہوا ہے روانہ کیا ہے عنقریب اس خط کا جواب شائع کیا جائے گا بظاہر یہ خط شاہ صاحب کے نام سے لکھا گیا ہے لیکن پردہ زنگاری کے پس پشت بیٹھکر کارروائی کرنے والے برقع نشین کا پتہ اس خط سے خوب ملتا ہے بہر حال جواب بھی شاہ صاحب ہی کے نام ہوگا اور چونکہ یہ خط ایک طرح سے ہم پارٹی کے اعتراضات کا اچھا خاصہ مجموعہ ہے اس لئے امید ہے کہ جواب بہت ہی دلچسپ اور فائدہ بخش ہوگا۔

خوب یاد رکھو کہ اگر مفصلہ ذیل بیماریون مین سے کسی علاج کی ضرورت پڑے تو اس مرہم کے سوا کوئی اور دوائی ہرگز ہرگز نہ خریدو یہ بے نظیر مرہم فوراً مقام مرض پر اثر کرتی ہے آج تک ایسی کوئی مرہم ایجاد نہین ہوئی

مرہم عیسیٰ

ضرور آزماؤ کیونکہ یہ مرہم ایک بزرگ نبی کی یادگار ہے

اسمین نہایت پُر تاثیر اور عجیب و غریب صفات بکثرت موجود ہیں

تریاق اعظم

یہ بہت سی تریاقی دواؤن کا ایک مرکب ہے جو وبائی کیڑون کو ہلاک کرتی اور سمیت کو دور کرکے انسان کے لئے ٹھنڈک پہنچاتی ہے اور بہت سی عفونتی بیماریون کو روک دیتی ہے اور باذن اللہ طاعون اور وبا سے محفوظ رہنے کے لئے سب سے عمدہ دوا ہے اور سمیت کو بدن مین پھیلنے نہین دیتی اور جمیع سموم کی فادزہر ہے۔ اور نزلات کھانسی نے سعال تشنگی اطفال ام الصبیان اسقاط حمل ضعف دل غشی ہول دل ہمولی قوی کی کمی کثرت سیلان خون دماغ اور نخاع اور اعصاب اور معدہ کی کمزوری ذیابیطس بقدیہ سل وغیرہ کے لئے مجرب ہے

قیمت فی ڈبیہ للعہ

لاہور بھاٹی دروازہ
کارخانہ مرہم عیسیٰ
حکیم محمد حسین

معزز بھائیو! کوئی تعجب

کرنے کی بات نہیں۔ مرہم عیسیٰ اسکو اس لئے کہتے ہیں کہ صلیب پر کھینچے جانے کے بعد جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ بچ گئے تو آپ کے صلیبی زخموں پر لگانے کے لئے الہام الٰہی کی بنا پر انکے حواریون نے اسکو طیار کیا تھا۔ خدا کا فضل جو مرہم کے رنگ میں اترا اُس مقدس بشر ع کے زخمون کے چنگا کرنے میں معجزہ ثابت ہوا۔ ہر ایک زمانہ کے نامی فاضل طبیبوں نے اسکو آزمایا۔ اور اسکی مسیحائی تاثیرات اور وجہ تسمیہ کو بلا اختلاف تسلیم کیا حکماء یورپ بھی اسکے اعجازی خواص کے قائل ہیں۔ ہم نے بڑی محنت اور احتیاط سے اسکے اصل بیش قیمت اجزاء ممالک غیر سے منگائی ہیں خالص یقینی صحیح اور آلائش سے پاک مرہم صرف ہم ہی طیار کرتے ہیں **قیمت** فی ڈبیہ ۱۲ ار عہ ۔ عہ علاوہ محصول

ان مرضون کیلئے شفا ہے

ہر قسم کی طاعون ۔ سرطان کے زخم ۔ خنازیر گلٹیان ۔ چوٹون کے زخم ۔ پھنسی پھوڑے گھاؤ ۔ خارش ۔ گنج ۔ طرح طرح کی جلد کی بیماریان ہر قسم کے ناسور ۔ پرانے گندے زخم ۔ زخمون کے کیڑے ۔ تلی کے ورم ۔ بواسیر کے درد ہاتھون کا سردی سے پھٹ جانا ۔ جل جانا کان سے ریم کا بہنا ۔ جانورون کا کاٹ لینا عورات کی خطرناک بیماریان سرطان رحم وغیرہ وغیرہ

ممیرا کا سُرمہ

مصدّقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون والیان ریاست اور ولایت کے یونیورسٹی کے سندیافتہ ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھندجالا پروال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اُٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ہے خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ہمر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر۔ پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداس پور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

امین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی بہنا جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے۔ اس لئے مین بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔ راقم ڈاکٹر۔ ڈی۔ ایم۔ بی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سندیافتہ یونیورسٹی۔

مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے مینے اس کا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی عمر ۵۴ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھون کی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پروال پڑنے تھے اُس کی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھین اُنمین سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اُس کی بینائی مین فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ اُن اشیا کو جو اُس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن ڈسپنسری آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

۳ مینے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور تھین بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر بریلال گھوش رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل

۴ مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید پیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے نیشنل بنک مین اسی مطلب کیلئے ۹ مارچ ۱۹۰۹ء سے جمع کرایا گیا

انوار احمدیہ پریس قادیان مین شیخ یعقوب علی ایڈیٹر کے اہتمام سے شائع ہوا